جاب وغیرہ حاصل کرنے کے لیے غیر شرعی تعلقات کا اظہار کرنا

مجیب: مفتی محمد حسان عطاری

فتوی نمبر: WAT-3149

تاریخ اجراء: 01ربیع الثانی1446ھ/05اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص بیرون ملک مثلاً ساؤتھ افریقہ میں کام کاج کے سلسلہ میں گیا ہوا ہے اور وہاں کام کرنے کی اجازت اس بات پر مشروط ہے یا کام کرنے کے کاغذات اس بات پر ملیں گے کہ وہاں کسی رہائشی عورت کے ساتھ اپنا تعلق ظاہر کرے (تعلق سے مراد شادی والا تعلق نہیں بلکہ غیر شرعی مثلاً گرل فرینڈ وغیرہ) تو پھر اس کو کام کرنے کی اجازت یا کام کرنے کی اجازت والے کاغذات ملیں گے۔ واضح رہے کہ جس عورت کے ساتھ اپنا (گرل فرینڈ والا) تعلق ظاہر کرنا ہے اس کے ساتھ نہ کبھی ہماری ملاقات ہوگی نہ ہی اس کے ساتھ دیگر بات چیت ہوگی بس ہمارے کاغذات کے ساتھ اس کے شناختی کارڈ کی کاپی لگے گی اور ہمارے کاغذات میں وہ ہماری گرل فرینڈ کے طور پر شامل ہوگی، اس بارے میں رہنمائی فرمائیں کہ ایسا کرنا کیسا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کسی اجنبی عورت کو گرل فرینڈ بنانا بھی جائز نہیں اور اس کا اظہار کرنا بھی جائز نہیں، خواہ وہ حقیقت میں بھی گرل فرینڈ ہو یا حقیقت میں نہ ہو فقط جھوٹ موٹ اس کے ساتھ اپنی دوستی کا اظہار کیا جا رہا ہو، بہر صورت ناجائز ہے کہ گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے اور جھوٹ بولنا بھی گناہ ہے۔ اور جھوٹ کی صورت میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اس میں دھوکہ دینا بھی پایا جا رہا ہے اور دھوکہ کسی غیر مسلم کو دینا بھی جائز نہیں۔ اور غیر شرعی امور کا ارتکاب کرکے کسی جگہ جاب حاصل کرنا یا وہاں کے کاغذات حاصل کرنا بھی جائز نہیں۔

جھوٹ کے متعلق حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ”ایاکم والکذب، فان الکذب یھدي الی الفجور، وان الفجور یھدي اِلی النار“

ترجمہ: جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ فجور(یعنی حق بات سے انحراف) کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے۔(سنن ابی داؤد، باب في التشديد في الكذب، ج4، ص297، حديث 4989، المكتبة العصرية، بيروت)

دھوکہ کے متعلق صحیح مسلم میں حدیثِ پاک مروی ہے کہ"عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على صبرة طعام فأدخل يده فيها، فنالت أصابعه بللا فقال: ما هذا يا صاحب الطعام؟قال أصابته السماء يا رسول الله، قال: أفلا جعلته فوق الطعام كي يراه الناس، من غش فليس مني"ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم غلہ کے ایک ڈھیر پر گزرے تو اپنا ہاتھ شریف اس میں ڈال دیا، آپ کی انگلیوں نے اس میں تری پائی تو فرمایا اے غلہ والے یہ کیا، عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اسے بارش پڑ گئی، فرمایا تو گیلے غلہ کو تو نے ڈھیر کے اوپر کیوں نہ ڈالا تاکہ اسے لوگ دیکھ لیتے جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔(صحيح مسلم، ج1، ص99، حديث 102، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

علامہ عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ(متوفی 1031ھ) فیض القدیر میں فرماتے ہیں:"الغش ستر حال الشيء"یعنی دھوکہ کا مطلب ہے کسی چیز کی اصلی حالت چھپانا۔(فيض القدير، ج6، ص185، مطبوعه مصر)

مذکورہ حدیث پاک کے تحت علامہ حسین بن محمود بن حسن شیرازي حنفی علیہ الرحمہ(متوفی 727ھ) المفاتیح فی شرح المصابیح میں فرماتے ہیں:"(الغش): ستر حال شيء على أحد؛ يعني: إظهار شيء على خلاف ما يكون ذلك الشيء في الباطن، كهذا الرجل؛ فإنه جعل الحنطة المبلولة في الباطن واليابسة على وجه الصبرة، ليرى المشتري ظاهر الصبرة ويظن أن جميع الصبرة يابس، فهذا الفعل هو الغش والخيانة، وهو محرم؛ لأنه إضرار بالناس"ترجمہ:(الغش) کا معنی ہے شی کی حالت کسی پر چھپانا، یعنی کسی شی کو اس کے خلاف ظاہر کرنا جو اس شی کی حقیقت ہے جیسا کہ یہ شخص کہ اس نے تر گندم کو نیچے اور سوکھی گندم کو اوپر رکھا تاکہ خریدنے والا ڈھیر کا اوپر والا حصہ دیکھے اور یہ گمان کرے کہ پوری گندم سوکھی ہوئی ہے، لہذا یہ فعل دھوکہ اور خیانت ہے اور یہ حرام ہے کیونکہ اس میں لوگوں کو نقصان پہچانا ہے۔(المفاتیح فی شرح المصابیح، ج3، ص438، دار النوادر)

دھوکہ کے متعلق المحیط البرھانی میں ہے"الغدر حرام"یعنی دھوکہ دینا حرام ہے۔(المحیط البرھانی، ج2، ص363، دار الكتب العلمية، بيروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: ”غَدَر و بد عہدی مطلقاً سب سے حرام ہے، مسلم ہو یا کافر، ذمی ہو یا حربی، مستامن ہو یا غیر مستامن، اصلی ہو یا مرتد۔“ (فتاوی رضویہ، ج14، ص139، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ردالمحتار میں ہے "إظهار المعصية معصية لحديث الصحيحين «كل أمتي معافى إلا المجاهرين، وإن من الجهار أن يعمل الرجل بالليل عملا ثم يصبح وقد ستره الله فيقول عملت البارحة كذا وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه» "ترجمہ: گناہ کا اظہار گناہ ہے، بخاری و مسلم کی اس حدیث پاک کی وجہ سے کہ: میری ساری امت عافیت میں ہے سوائے ان کے جو اعلانیہ گناہ کرتے ہیں، گناہ کے اعلان میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی شخص رات میں کوئی کام کرے پھر اس حال میں صبح کرے کہ اللہ تعالی نے اس پر پردہ ڈال رکھا ہو اور وہ کہے: میں نے گزشتہ رات ایسا ایسا کیا، اس نے رات تو اس حال میں گزاری کہ اللہ تعالی نے اس پر پردہ ڈال رکھا تھا لیکن صبح کو وہ اللہ تعالی کے پردے کو اپنے اوپر سے دور کرنے لگ گیا۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ج02، ص77، دار الفکر، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "گناہ علانیہ دوہرا گناہ ہے کہ اعلان گناہ دوہرا گناہ بلکہ اس گناہ سے بھی بدتر گناہ ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج21، ص144، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net